

فراعین مصر

• ————— غلام جیلانی بَرَق

دینِ براہیمی کی تاریخ میں مصر و فراعین مصر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں مصر کا ذکر چار بار آئے ہے اور فراعین کا تہتر بار۔ ایک فرعون وہ تھا جس کے ذہن نے یہاں پہلے ہی دارِ مصر کو بنے تھے۔ ایک وہ جس نے حضرت یوسفؑ کو وزیرِ مالیات مقرر کیا تھا۔ ایک وہ جس نے حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد کو مصر میں بسایا تھا۔ ایک وہ جس نے گھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پہلے تھے۔ ایک وہ جو حضور کے وقت مصر کا حکمران تھا۔ ایک وہ جس نے حضرت سلیمان کو اپنی بیٹی دی تھی۔ اور کئی دیگر فراعین کتنے تھے؟ یہ کب سے کب تک برس اقتدار رہے؟ ان کے نام کیا تھے؟ ان سوالات کے جواب نہ تو سہاری کتب تفسیر میں ملتے ہیں اور نہ ہی کتب تاریخ میں۔ اور نہ اس موضوع پر کوئی محققانہ کتاب عربی فارسی اور اردو میں لکھی گئی ہے اور اس کی غالباً وجہ یہ کہ مصر میں آثارِ تہذیب کی دریافت کا کام آج سے سو سو سال پہلے شروع ہوا تھا اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ ان کھدائیوں سے جو آثار یعنی کتبے، اوزار، برتن، تہریں، عمامات اور الواح برآم ہوئی ہیں ان سے ہمارے مورخین و مفسرین محروم رہے تھے۔ ان پر صرف محققین مغرب نے کچھ مقالات نیز کتابیں بھی ہیں۔ مثلاً:

J. H. Breasted کی History of Egypt

W. M. F Petri کی History of Egypt from the Earliest Times to the 30th Dynasty

M. K. Hall کی The Ancient History of the Near East

بائبل سے متعلق انسائیکلو پیڈیاؤں میں ایک ایک مقالہ۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی اردو میں منتقل نہیں ہوا۔ ۱۹۲۱ء میں محمود اعظم نے ایک فرانسیسی مقالہ "تہذیب و تمدن مصر" کا اردو ترجمہ اپنی کتاب "تاریخ

ملک تسلیم“ در طبع مسلم پوزیسٹی پریس علی گڑھ ۱۹۲۱ء) میں شامل کیا تھا۔ لیکن وہ اس لحاظ سے ناقص ہے کہ اس میں ۱۹۲۱ء سے لہجہ کے انکشافات شامل نہیں ہیں۔ نیز اس نے فراعزہ کے کسی سلسلے نظر انداز کر دیئے تھے۔ بہر حال تاخیر مذکورہ سے جو اطلاعات دستیاب ہوئی ہیں وہ حاضر ہیں۔

فراعزہ کے سلسلے

تمام محققین اس بات پر متفق ہیں کہ فراعزہ کے کل تیس سلسلے تھے جو تقریباً پانچ ہزار برس تک برقرار رہے ان کے اقتدار کا آغاز تقریباً پانچ ہزار قبل مسیح میں ہوا تھا اور خاتمہ ۳۲۹ء — قبل از مسیح — میں تمام فراعزہ کے نام نہیں ملے بلکہ صرف وہی نام ملے ہیں جو پتھروں، تختیوں اور مقبروں پر کندہ تھے۔

پہلا سلسلہ

انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا (جلد ۸، طبع ۱۹۵۰ء - ص ۶۹) کے مطابق پہلے سلسلے کا بانی مینس — (Menes) تھا جس کا دار الخلافہ ہیئیلوپولس (Heliopolis) تھا۔ اس کی حکومت اکثر پچیس رہی۔ یہ ایک درہانی گھوڑے کے سلسلے سے جلاک ہوا تھا اس سلسلے کا ایک اور بادشاہ نامر (Narmer) تھا۔ جس کا نام ہیراکن پولس (Hieraconpolis) کی کھدائیوں میں ایک تختی پر کندہ تھا۔ آحا (Aha) بھی اسی خاندان سے تعلق رکھتا تھا اس کے نام کی تختیاں و پتھروں سے بنا ہوئی ہیں ایک نگاوا (Nagada) میں تھی اور دوسری ابی گلاس (Abydos) میں مینس شہر (Memphis) کا بانی ٹھہرایا گیا تھا۔

سلسلے ثانی کے ٹیٹا سے پانچ میل مشرق میں ایک شہر جو قدرت سے تباہ ہو چکا ہے ملے تاریخ بل تئیر ص ۱۱۰ سے لگاوا، تھیس (Thebes) کے شمال میں دس بارہ میل کے فاصلہ پر ایک شہر کبھی وقت تھیس مصر کا پانچ تخت تھا۔ ٹیٹا کے دائیں کنارے پر واقع تھا اور اس روم کے زمانے میں انتہائی عروج پر پہنچ گیا تھا۔ ٹیٹا ڈانسیکلو پیڈیا منشا ص ۱۱۰ ابی گلاس، ابلائی مصر میں ٹیٹا کے مغرب میں سات میل دور ایک شہر جو آج رباطا الموفور کہلاتا ہے (برطانیہ ص ۱۰۱ - ابی گلاس) شہر مینس قہرہ سے سجدہ میل جنوب میں واقع تھا۔ پیٹزا انسائیکلو پیڈیا آف بائبل (انچارس اینڈل - طبع ۱۹۲۱ء) کے مطابق مینس کا بانی مینس تھا۔

اس خاندان کے کل آٹھ بادشاہ تھے۔ جو تقریباً ۳۵۰ سالوں پر سر اقتدار رہے۔

دوسرا سلسلہ

فرعون کے دوسرے سلسلے میں نو فرمازوا تھے ان کے زمانہ مل سکے ہیں۔ اور نزواتیات، صرف اتنا ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان کی قبریں اپنی ڈاس میں تھیں۔

تیسرا سلسلہ

اس سلسلے کے سلاطین کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ قدیم آثار سے صرف تین بادشاہوں کے نام ملے ہیں۔
اول سنفرؤ (Snefru) جس نے صحرائے سینا کی ایک وادی منارہ میں ایک کتبہ نصب کیا تھا نیز
مہض کے حزب میں دو اہرام بنائے تھے۔

چوتھا خاندان

یہ خاندان تعمیر اہرام کی وجہ سے مشہور ہے اس دور کا آرٹ (نقش و نگار۔ فن تعمیر وغیرہ) آنا بلند تھا کہ
بعد کا مصر کا آرٹ ان بلند یوں تک نہ پہنچ سکا۔ اس سلسلے کے مشہور سلاطین یہ تھے۔ اول: چوفو (Chufu)
اس نے ۶۲ سال حکومت کی اور ایک سو چالیس مٹیے اور پتھر سے بنا یا جس پر ایک لاکھ نوادوں نے تیس سال
کام کیا تھا۔ دوم: - چپرن (Chephren) جس کا عرصہ اقتدار ۶۶ سال تھا۔ اس کے جانشین
کا نام مائی مریئس (Mycerinus) تھا۔ شپ سسکاف (Shepseskaf) اس
سلسلے کا آخری فرمانروا تھا۔ سب کے سب ایک ایک اہرام کے بانی تھے۔ البتہ اولیٰ ہی اسی سلسلے نے بنائے تھے
یہ اہرام دراصل مقبرے ہیں جن میں اولیٰ شاہوں کی حنوط شدہ نعشیں ساز و سامان کے ساتھ رکھی گئی تھیں۔

۱۔ ابوالہل سے مراد چتر کا ایک بہت بڑا سربے جس کا جسم ریت میں دب چکے ہے کچھ عرصہ پیشتر جب ریت
کو ہٹایا گیا تو نیچے شیر کا بدن نکلا۔ اسے ماؤخیں دیوتے کا منظر سمجھا جاتا تھا۔ یہ ۱۴ میٹر اونچا تھا اور
اس کے کالی ایک ایک میٹر لمبے تھے۔
(تاریخ مصر قدیمہ ص ۲۳۱)

اور اب نامہ ویزیم کی زینت ہیں۔

پانچواں خاندان

یہ لوگ سورج کے پجاری تھے اپنے آپ کو سورج کا بیٹا سمجھتے تھے۔ معابد بنانے کے شوقین تھے انہوں نے اہرام بھی بنائے تھے۔ ایک ہرم ستقارہ (مفص) میں تھا اور اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا تھا۔ کہ اس پران کی ایک کتاب سحر نیز رسوم عبادت کندہ تھیں۔

چھٹا خاندان

اس سلسلے کے قبعرے ملک بھر میں بکھرے ہوئے ہیں یہ لوگ جنگجو تھے۔ ہمسایہ ممالک پر بار بار حملہ آور ہوتے تھے اس کا تیسرا بادشاہ پی۔ اول (Pepi) یا فیالپس (Phios) تھا۔ اس نے ایک ہرم مفص کے نام سے بنایا تھا اور بعد میں اپنے پلے تخت ستقارا کا نام بھی مفص رکھ دیا تھا۔ دوسرا بادشاہ اول کے نام پی۔ دوم اور مرینر (Merenre) تھے۔ اس سلسلے کے آخری بادشاہ نے چھانوے سال حکومت کی تھی۔

ساتویں سے دسویں خاندان تک

ان خاندانوں کے کہتے اور دیگر آثار اب تک دریافت نہیں ہو سکے اس لیے ہم ان کے حالات سے ناواقف ہیں۔ ہمیں صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ اس دور میں باہر کے چند حملہ آوروں نے مصر کے بعض حصوں پر قبضہ کر لیا تھا اور ملک کے سکون کو درہم برہم کر دیا تھا یہیں نانا کا کوئی کارنامہ معلوم ہے اور نہ عہد حکومت۔ مورخین نے ذرا عرصہ کے پنج ہزار سالہ اقتدار کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ اول۔ قدیم مصری سلطنت جو دسویں خاندان پر ختم ہوئی۔ دوم۔ سلطنت وسطیٰ جو گیارہویں سے اٹھارہویں (اور برلایتے میسوی) خاندان تک جاری رہی۔ سوم۔ آخری دور جو آخری بارہ یا دس خاندانوں پر مشتمل تھی۔

گیارھواں سلسلہ

اس سلسلے کا پائے تخت تھیس تھا۔ اس کے بادشاہ منتھاب (Menthopt) کہلاتے تھے۔ ان کا ایک فرزند اب باپ (Nibhotp) بہت بڑا فاتح تھا جس نے اپنی سلطنت میں گردو نواح کے کئی علاقے شامل کر لیے تھے۔ ایک اور بادشاہ کا نام نب سپری (Nebhepre) تھا۔ اس کا بنایا ہوا ایک معبد کھدائیوں سے برآمد ہوا ہے اس کے جانشین کا نام سن ٹیری (Sankhere) تھا۔ سلطنت وسطے کا آغاز اسی سلسلے سے ہوا تھا۔

بارھواں خاندان

یہ سلسلہ شیبی مصر سے بلاتی مصر (صعید) میں چلا گیا تھا اور وہاں ایک شہر طرب کو دار الحکومت بنا لیا تھا اور ملک کے شمال و جنوب میں ایک انتظامی دیوار بنائی تھی۔ اس سلسلے کے تیسرے فرعون امینم ہی نے آب نیل کو جمع کرنے کے لیے کئی کنڈ اور چھلیں بنائی تھیں۔ جو میں سے ایک جمیل محض سے چند میل جنوب میں تھی۔ اور اس وقت جمیل بورس (Moeris) کہلاتی تھی۔ یہ آج بھی موجود ہے۔ اور اس کا موجودہ نام بہرکتہ القرون ہے اس دور کے بعض متبروں سے دودھ دوہنے، کاشت کاری اور مٹھری کی تصویریں برآمد ہوئی ہیں جن سے ان کے رہن سہن اور تہذیب و تمدن پر کچھ روشنی پڑتی ہے نیز اس زمانے کی ایک کتاب ہاتھ لگی ہے جس میں مصنف اپنے بیٹے کو کتابت ہے :-

” اے بیٹے پیشہ وردوں کی زندگیوں بہت تلخ ہوتی ہیں کوئی کام انشاء پر داری سے بہتر نہیں۔ کہ اس سے عزت اور بڑا عہدہ ملتا ہے۔“

اس کے آٹھ بادشاہوں کے نام اور ان کی مدت حکومت کتبوں سے متعین ہو چکی ہے۔ ان کے مقبرے بہت خوب صورت ہیں۔ نیا دار الحکومت امینم ہی سوم نے بنایا تھا۔ اس سلسلے کے آثار سارے ملک میں پائے

سے بڑھ چکا ہیں نئے دار الحکومت کا نام نشط دیا گیا ہے ممکن ہے کہ طرب اور نشط ایک ہی شہر کے نام ہوں
نشط محض سے ۲۵ میل جنوب میں تھا۔
(Amenemhe)

جاتے ہیں۔ اور ان کے اہرام صرف لیشط میں ہیں

اس سلسلہ کے چند فرامین کے نام یہ ہیں۔

(۱) امینم ہی — آڈل

(۲) امینم ہی — دوم

(۳) اس کا جانشین سن دوسری - دوم (Senwosri - II) تھا جس کا ایک ہرم لیشط

کے قریب ملا ہے۔

(۴) امینم ہی - سوم - سن دوسری دوم کا جانشین تھا اس نے دو ہرم بنائے تھے۔ ایک جمیل مورس کے قریب اور دوسرا نیوم کے پاس۔ اس کا عرصہ اقدار چھیا بیس برس تھا۔ مرنے کے بعد اس کی مورتی کی پرکش کی جاتی تھی۔

رہا امینم ہی چہارم کا عرصہ حکومت بہت مختصر تھا۔

(۵) اس خاندان کی آخری شاہانہ ایک عورت تھی سبک نیفر و تامی جس کا نام امینم ہی - سوم کی ایک عمارت دیسی رفتہ کے کھنڈرات سے ملا ہے اس خاندان کے آخری بادشاہوں نے ۲۱۳ سال حکومت کی تھی۔

سلسلہ تیرہ سے ستر ہواں

تیرہویں سے سترہویں خاندان تک کے بادشاہوں کے نام ہمیں معلوم نہیں صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ انہی سے ایک سلسلہ چرہواںوں کا تھا۔ جنہیں مصری ہاندیکسس (Hyksos) کہتے تھے۔ اس لفظ کے معنی ہیں چورہ بڑا نیکا اسے سولہواں سلسلہ بتانا ہے اور صاحب مللت میڈل (۲) اسے پندرہواں سمجھتا ہے۔ یہ چرہواںے ان جنگوں میں آباد تھے جو شام اور مصر کے درمیان واقع تھے۔ جب ان کی آبادی اور ان کے ریڈ بڑھ گئے تو یہ خدا اور پانی کی تلاش میں مصر پہ چڑھ دوڑے اور ڈیلٹا پر قابض ہو کر مفسس کو دارالخلافہ اور اپنے ایک امیر سلطیس (Salatis) کو بادشاہ بنا لیا۔ سلاطیس نے سوز کے کنارے پر اتنا بڑا

قلعہ بنایا جس میں اڑھائی لاکھ سپاہی رکھتے تھے ان لوگوں نے مصر پر تقریباً دو تین سو سال تک حکومت کی۔
حضرت یوسف علیہ السلام، ان کے بھائی اور حضرت یعقوب علیہ السلام اسی خاندان کے زمانہ میں مصر گئے تھے۔
یہاں اسرائیلی تھے لیکن بعض انہیں عرب سمجھتے ہیں اور ارم بن سام بن نوح کی اولاد۔ اس خاندان نے بھی
اہرام بنائے تھے۔ قرآن مجید نے ان کے بارے میں کہا ہے۔

اِنَّكُمْ تَرَكَيْتُمْ فَعَلَنَ رَبِّكَ اِذْ عَادَ - اِرْمَ خَاتِمَ الْعَالَمِ . (الفرقان - ۶۷)
(کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے اونچے ستونوں (اور عمارت) والے عادِ ارم (ارم) کی
اولاد عاد سے کیا سلوک کیا تھا۔ ؟)

اٹھارھواں خاندان

اس خاندان نے گرد و نواح کے علاقوں کو مصر میں شامل کر کے اسے ایک امپائر بنا دیا تھا۔ اس
کا بانی امانس (Amasis) یا احموسی (Ahmosi) تھا۔ اس نے چرواہوں کو
زہر نہ ختم کیا بلکہ فلسطین تک ان کا تعاقب کیا اس کے جانشین امینوفس اول (Amenophis - I)
نے مغرب میں بریا، جزیرہ میں سینہ لائن کیا تھا۔

۱۵۴۰ ق م میں ششم کس اول (Tuthmosis - I) مندر نشیں ہوا۔ اس نے تیس سال

۱۔ صاحبِ ادب العرب کی تحقیق یہ ہے کہ ارم بن سام بن نوح کی اولاد عادِ اولی کہلاتی تھی۔ یہ لوگ بابل کے
حکمران تھے۔ ان کا شمار بادشاہ حمورابی تھا۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ۲۳۰۹ تا ۲۰۰۰ ق م، کا معاصر تھا۔ ان کا
قانون یا منابطہ مشہور ہے جو بابل کے ایک پرانے مینار پر لکھا گیا تھا۔ ان کا ایک بادشاہ شداد تھا جو مصر پر قابض ہو
گیا تھا اور وہاں چھوڑا بلاشہ کہلاتا تھا۔ یہ لوگ عمان و عمان کے درباری علاقے احتفان کے رہنے والے تھے اور
وہیں سے اٹھ کر پہلے بابل اور پھر مصر میں پہنچے تھے۔

عاد کو ایک مرتبہ اور بھی عروج حاصل ہوا تھا اور ان کا یہ دور عادتاً کہلاتا ہے۔ حضرت برد علیہ السلام عاد
نابینہ کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ شمر عاد ہی کی ایک شاخ تھی جو تبرک مانی صالح میں آباد تھی۔ (زمین و ادب
العرب بریلی ۱۹۲۶ء ص ۲۳) ۲۔ برطانیہ کا ۸ ج - طبع ۱۹۵۷ء ص ۲۳

حکومت کی اور سلطنت کی مشرقی حدود دیکھنے فرات تک پھیلا لیں۔ ۱۵۱۵ ق م میں اس کا لڑکا ٹھٹوسس دوم تخت پر بیٹھا اس نے صرف دس سال حکومت کی۔ ۱۵۱۵ ق م میں ٹھٹوسس سوم اس کا جانشین بنا اس نے ۵۴ سال حکومت کی اور مشرقی حدود کو فرات سے آگے تک پھیلا لیا۔ ۱۴۷۱ ق م میں اس کی بیوی ہت شپ سوت (Hatshepsut) سریرا کا ہوئی۔ یہ مذہبی عورت تھی اس لیے اس نے معابد بولے اور جا بجا اپنے نام کی تختیاں لگوائیں جب ۱۴۷۱ ق م میں اس کا انتقال ہوا۔ اور امینوفس۔ دوم تخت پر بیٹھا۔ تو مشرق کے کئی بادشاہوں نے بغاوت کر دی۔ چنانچہ یہ ایک بہت بڑی فوج لے کر فرات سے آگے تک نکل گیا سات بادشاہوں کو پکڑ لایا اور انہیں آمون (Ammon) و یولک کے سامنے ذبح کر دیا۔ اس کی وفات پر اس کا بیٹا امینوفس سوم سند نشین ہوا۔ اس نے کافی عبادت گاہیں بنوائی تھیں۔ اس کے نام کی الواح یونانی جزائر سے بھی ملی ہیں۔ اس نے دیوتوں کے دو مجسمے بھی بنائے تھے۔ جب ان میں سے ایک مجسمہ ایک زلزلے کی وجہ سے قدرے ٹوٹ گیا تو ہر صبح طلوع آفتاب کے بعد اس سے تارچک کی صدا نکلتی تھی۔ مصریوں کا خیال یہ تھا کہ یہ دیوتا طلوع آفتاب پر خوشی کے گیت گاتا ہے۔ بعد میں جب مغربی روم کے ایک بادشاہ سپٹینی (Septinee) نے اس کی ممت کرانی تو یہ آواز بند ہو گئی۔

۱۳۶۲ ق م میں امینوفس چہارم تخت نشین ہوا یہ آفتاب پرست تھا اس نے باقی تمام دیوتے معابد سے نکال دئے اور تھیس کو چھوڑ کر بیلانی مصر میں نیل کے مشرقی کنارے پر العہورنہ کے نام سے ایک تیار دار الخذاذ بنا لیا اس نے صرف تیرہ برس حکومت کی۔

۱۳۵۰ ق م میں پہلے اس کا ایک داماد توتنخستون (Tutankhaton)

اور پھر دوسرا توتنخستون برسر تدار آیا۔ ان کا عرصہ حکومت بہت مختصر تھا انھیں ایک فوجی سردار ہرم ہب (Harem Hab) نے معزول کر کے تخت خود سنبھال لیا۔ توتنخستون اٹھارہ برس سلطے کا آخری فرعون تھا۔

انیسواں حنفندان

اس کا بانی ٹائوسس۔ اول تھا لیکن اس نے صرف دو سال حکومت کی اس کا جانشین اس کا لڑکا سیسی اول

تھا۔ اس وقت شام بھی مصر کا ایک ملکہ پر تھا۔ سیتی شام سے نکل کر حیتیوں (Hittite) سے جا بچھا۔ اور عموریوں (Amorites) کو تباہ کر دیا۔ اس کے بعد ۱۹۲۱ ق م میں راسس دوم منیش بن ہوا۔ اور ۶ سال حکومت کی۔ اس نے مصر کو اپنی یادگاروں سے بھر دیا۔ شعرا نے اس کے قصا لکھے اس کا ایک ایسا مجسمہ دستیاب ہوا ہے جو نوے فٹ اونچا ہے۔ یونانی مورخوں کا خیال ہے کہ اس بادشاہ نے شام، ایران، افغانستان اور ہند کو بھی فتح کیا تھا لیکن ابھی تک اس پر کوئی یقینی شہادت نہیں مل سکی۔ اس کی نعش متبرکے میوزیم میں محفوظ ہے۔

مینپٹا (Minetah) راسس دوم کا بیٹا تھا۔ اس نے اپنے آباؤ کی بہت سی یادگاریں اپنی طرف منسوب کر لی تھیں۔ صاحبکے محل تعمیر اسے فرعون موسے ۳۱ فرار دیتا ہے۔ مینپٹا کے بعد سیتی دوم، سوم، ملکہ توسری (Tousri) ایمن سٹی (Amenmesse) اور سپٹا (Siptah) برسرِ اقتدار آئے یہ سب نابل اور کمال تھے۔ ان کے بعد راسس سوم کا والد سٹینخت (Setnekht) بادشاہ بنا اور چھ سات سال حکومت کی

ستہ حنت کنعان بن سام بن نوح کا بیٹا تھا۔ اس کی اولاد ۲۰۰۰ ق م کے بعد ایشیا کے صحیر کے ایک حصہ پر قابض ہو گئی یہ لوگ حیتی کہلاتے تھے۔ (برطانیکا) ملکہ عموری! کنعان کے لوگ جو بنی اسرائیل سے پہلے وہاں آباد تھے (برطانیکا) ملکہ محل متبرکہ ص ۲۱

ملکہ برطانیکا کے مطابق اس کا باپ راسس دوم ۱۲۲۵ ق م میں فوت ہوا تھا اور یہ ۱۲۲۵ ق م میں تخت نشین ہوا۔ دوسری طرف گو موسے علیہ السلام کی تاریخ ولادت و وفات میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے لیکن قول جامع یہی ہے کہ آپ کی ولادت ۱۲۵۰ ق م اور وفات ۱۲۵۰ ق م میں ہوئی تھی اور یہ فرعون (مینپٹا) ولادت موسے ۳۱ سے ۲۶ سال بعد تخت نشین ہوا تھا۔ بائبل کے ایک لانا میکلو پیٹیا "پیپلز بائبل انسائیکلو پیڈیا" میں لکھا ہے کہ فرعون موسے کے متعلق محققین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض انیسویں خاندان کے راسس سوم کو بعض مینپٹا کو اور بعض پٹامن (Pthamon) کو جو ۱۶ ویں سے بیسویں خاندان تک کسی ایک سے تعلق رکھتا تھا۔ (چپلس ریڈنل، پیپلز بائبل انسائیکلو پیڈیا یا شاگ ۱۹۶۱، ص ۱۵۵)

پھر راسٹس سوم آیا۔ جس نے مصر کو پھر دوبارہ ایک عظیم ملک بنا دیا۔ اس نے ۳۲ سال تک حکومت کی

بیسواں سلسلہ

اس خاندان میں ٹوراسس تھے۔ آخری راسس دو ازدم تھا۔ یہ سب نا اہل اور نکتے نکتے تھے۔ ان سب کی مدت حکومت اسی سال تھی۔ راسس نہم کے زمانے میں قحط پھیل گیا۔ لوگوں نے سرکاری گودام، بازار اور شاہی مقبے کوٹ لے لیے اور میاں جلادیں۔ آخری راسس کو دار الحکومت کے باہری ہری کاہور نے سنہ ۱۰۰۰ ق م میں تخت سے اتار دیا۔ اور خود امتدار پر قابض ہو گیا۔

اکیسواں سلسلہ

اکیسویں سلسلے کے سلطان اصلاً لبیا کے رہنے والے تھے جو باہری ہری کاہور کے ذریعہ آئے۔ فراعنہ بعض اوقات لبیا سے فوج بھرتی کیا کرتے تھے۔ ان میں سے کئی سپاہی اور فسر مصر میں آباد ہو گئے تھے اور یہ سلسلہ انہی پر مشتمل تھا۔ اس سلسلے کے صرف دو نام ہم تک پہنچے ہیں۔ شی شانک (Sheshonk) اور اڈونرکان (Osorkon) برطانیہ انہیں بائیسویں سلسلے کا فرعون قرار دیتا ہے۔ پیپلز اکیسویں کار

بائیسواں سلسلہ

اس سلسلے کے نام ہم تک نہیں پہنچے صرف آٹھ ہی معلوم ہوئے ہیں کہ اس سلسلے کے عہد میں حبشہ جو اس وقت مصر کا ایک حصہ تھا خود مختار ہو گیا تھا۔

تیسواں خاندان

اس سلسلے کے صرف ایک فرعون کے نام کا ہمیں علم ہوا ہے یعنی ہاک ہورس

لے صاحب ملل تئیر راسس سوم کو بیسویں سلسلے کا پہلا بادشاہ سمجھا ہے (ملل تقریر ۱۹۳۱ء) اور برطانیہ اسے اسیوں سلسلے کا آخری فرعون قرار دیتا ہے۔ لے۔ پیپلز بائبل انسائیکلو پیڈیا ۱۹۳۹ء

اس کے عہد میں مصر اپنے دفاع کے قابل نہیں رہا تھا چنانچہ اس پر کبھی حمل حبشہ تو ایضاً ہو جاتے تھے اور کبھی اشوری۔

چوبیسواں خاندان

تاریخ اس سلسلہ کے اسامہ اور واقعات سے ناکاشہ ہے۔

پچیسواں خاندان

اس سلسلے کے سلاطین حبشہ کے رہنے والے تھے۔ اس کے بانی کا نام سبکن (Sabacan) تھا۔ اس نے ملک میں سترکل اور نروں کا حال بچھا دیا تھا۔ اسی زمانے میں اشوریوں نے مصر پر حملہ کر کے اس وقت کے فرعون استرہدن (Assarhadden) کو مصر سے نکال دیا تھا اور مصر کو اپنا صوبہ بنا لیا تھا۔

چھبیسواں خاندان

اس خاندان کا بانی سیمیٹیکس (Pasammetichus) تھا یہ ۱۹۹۱ ق م میں تخت نشین ہوا اور سن ۱۸۶۱ ق م میں وفات پائی۔ اس وقت مصر بارہ ریاستوں میں بٹا ہوا تھا۔ ایک دن ان سلاطین کو پتہ چلا کہ جو بادشاہ پیتل کے برتن میں فقاہ ویوتا کے سونے شراب پیش کرے گا وہ سارے مصر کا حاکم بن جائے گا چنانچہ سارے بادشاہ نذر پیش کرنے کے لیے معبر فقاہ میں جمع ہوتے لیکن معبد کا کاربن گیارہ جام لایا سب نے ایک ایک جام لے لیا اور سیمیٹیکس خالی رہ گیا۔ اس نے اپنے غم میں جو پیتل کا بنا ہوا تھا شراب پیش کر دی اور دیگر سلاطین نے اسے دھکے مار کر معبد سے نکال دیا۔ ایک دن باقی غیبی نے اسے بتایا کہ بہت جلد پیتل کی زرہوں میں ملبوس دریا کی آدمی تمہاری مدد کریں گے۔ ایک دن وہ دریا کے کنارے ٹہل رہا تھا کہ کشتیوں سے چند چھپا ہوا زرہوں میں ملبوس کچھ اترے اور بادشاہ کی قیادت میں آگے بڑھے۔ باقی گیارہ سلاطین کو شکست دے کر مصر کو چھڑک کر دیا۔ اس کے جانشین نیکو (Necho) نے

مصر کی حدود کو فرات تک وسیع کر لیا اور دریائے نیل کے دہانے سے ایک نذر نکال کر بحیرہ قلزم میں ڈال دی۔ اس کے بعد ہونفر (Hophra) ۵۹۴ — ۵۷۰ ق م، پھر اماکس دوم تخت نشین ہوا اس کی وفات ۵۲۵ ق م میں ہوئی تھی یہی وہ سال ہے جب ایران نے مصر پر قبضہ کر لیا تھا اور یونان کا مشہور مورخ ہیروڈوٹس مصر کی سیاحت کر رہا تھا۔

سائیسواں خاندان

سائیسواں سلسلہ ایرانی بادشاہوں پر مشتمل ہے ان میں سے پہلا ساترکس اعظم کا لاکامبیسس — (Cambyses) تھا۔ ایرانیوں نے مصر پر ۱۱۶ سال حکومت کی اور بالآخر قدیم شاہی نسل کے قدم ایک شہزادے امرتیس (Amertaeus) نے ایرانیوں کو مصر سے نکال دیا۔

اٹھائیسواں خاندان

اس خاندان کا بانی امرتیس تھا ہم اس خاندان کے دیگر سلاطین اور ان کے واقعات کے لیے نمبر ہیں۔

انہیسواں خاندان

اس سلسلے کا پہلا بادشاہ نفوریت (Nefuret) تھا اس کے بعد ناکر (Hakor) اور پھر نفوریت دوم تخت نشین ہوا باقی بادشاہوں کے نام ہمیں نہیں مل سکے۔

آخری خاندان

آخری خاندان کے سلاطین آرٹ کے بہت شوقین تھے یہ شوق ان کے نام سے عیاں ہے ۳۷۰ ق م میں ایران نے دولاکھ کی فوج سے مصر پر حملہ کیا اور شکست کھا کر اس وقت نیکتا فی بیس اول

(Nectanebes) کی حکومت تھی اس کے جانشین کا نام ٹیاس (TEOS) یا ٹیچاس

(TACHOS) تھا۔ اسے فوج نے معزول کر کے ایک اور فرمان مظہر بیب (Nekhtarheb)

کو بادشاہ بنا دیا۔ کچھ دیر بعد اس پر ایرانیوں نے حملہ کر دیا اور یہ مصر سے بھاگ کر حبشہ میں چلا گیا اور

یوں فرعون کا طویل سلسلہ ختم ہو گیا۔ جب ۳۳۹ ق م میں اسکندر اعظم مصر پر حملہ آور ہوا تو اس وقت وہاں ایرانیوں کی حکومت تھی۔ اسکندر کے جرنیلوں میں جلد پھوٹ پڑ گئی اور مصر پر جنرل بطلمیوس کی حکومت قائم ہو گئی یہ سلسلہ بطالمیہ کے نام سے مشہور تھا۔ مصر پر ان کا اقتدار تین سو سال قائم رہا۔ ۳۰ ق م میں مصر سلطنت روم کا ایک حصہ بن گیا اور ۶۴۲ء میں حضرت عمرو بن عاص نے اسے خلافت راشدہ میں شامل کر لیا۔

فرعون اور انبیاء

بعض ایسے فرعون بھی تھے جن کا واسطہ کسی نبی سے پڑا تھا ان میں سے مشہور یہ ہیں۔

۱) فرعون ابراہیم علیہ السلام۔ اس کا تعلق پنڈرویس خاندان سے تھا۔ موزن کا خیال ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ۲۰۸۱ ق م میں مصر گئے تھے اور اس وقت سلطیس کی حکومت تھی جو پنڈرویس خاندان کا پائی تھا۔ سپینز انسائیکلو پیڈیا میں (Pharaoh) کے تحت درج ہے کہ اس وقت بارھویں خاندان کی حکومت تھی اور فرعون یوسف تیرھویں خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔

(۱) فرعون یوسف علیہ السلام کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ بعض کے ہاں یہ بارھویں خاندان کا پائی سرتیسن اول - (Sesertesen - I) تھا جس کے ایک کتبے میں قحط کا ذکر ہے اور بعض کے ہاں

اس کا تعلق چودھویں کے خاندان سے تھا۔ کلیس کے ممتاز مورخ یوسیبس (Eusebius)

کہتے ہیں کہ وہ پنڈرویس خاندان کا زامہ تھا اور فرعون کا نام اپوفس (Apophis) تھا۔ یہ اس خاندان کا چھٹا بادشاہ تھا۔ یہ ۲۶ سال برسر اقتدار رہا (۱۸۶۱ء سے ۱۸۵۶ء) اسی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وزیرِ ایالات مقرر کیا تھا اور اسی کے زمانے میں حضرت یعقوب علیہ السلام نے مصر میں وفات پائی تھی۔ سپینز انسائیکلو پیڈیا کی تحقیق یہ ہے (۱۸۵۳ء) کہ فرعون یوسف کا تعلق تیرھویں خاندان سے تھا۔ اور اس کا نام آسرتیس سوم (Osirtesen - III) تھا۔

(۲) فرعون موسیٰ علیہ السلام یہ فرعون کامنوں کی اس پیش گوئی کے پیش نظر، کہ ایک اسرائیلی اسے

سے یوسیبس نے یوسف کا باپ شہزادہ تھا ولادت ۱۸۵۶ء اور وفات ۱۸۶۱ء یہ مصر میں جلا گیا تھا اور وہیں زوت بنا اسے چرچ مہتری کا بادشاہ سمجھا جاتا تھا۔ سن ۱۸۵۳ء انسائیکلو پیڈیا ۱۸۵۳ء، سٹے ڈکشنری آف دی بائبل ص ۵۲۵

تخت سے محروم کر دے گا۔ ہر اسرائیلی بچے کو مار ڈالتا تھا۔ اس نے حضرت موسیٰ کو بھی ولادت کے بعد مارنا چاہا لیکن ان کی والدہ نے انہیں ایک ڈگری میں رکھ کر دنیا میں بہادیا اور دیکھانے اس کو گری کی جین اس مقام پر پہنچا دیا۔ جہاں فرعون کی بیٹی سیر کر رہی تھی۔ وہ بچے کو گھر لے گئی اور یوں موسیٰ فرعون کے گھر میں پلنے لگے۔ عام خیال یہ ہے کہ اس فرعون کا تعلق تیرہویں یا چودھویں صدی قبل مسیح سے تھا لیکن ایک ایسے یہ بھی ہے کہ شاید اس کا تعلق سولہویں یا سترہویں صدی قبل مسیح سے ہو۔ یہ ولادت موسیٰ علیہ السلام (غالباً ۱۵۲۲ ق م) سے قدرے پہلے تخت نشین ہوا تھا اور اس کی مدت حکومت چالیس برس سے بھی کچھ زیادہ تھی۔

۴۔ فرعون اور بنی اسرائیل کا خروج۔ خروج سے مراد مصر سے بنی اسرائیل کی ہجرت ہے جو بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ کے قریب تھی اور یہ ہجرت ۱۶۵۲ ق م میں ہوئی تھی۔ اس وقت کا فرعون خروج سے سال بھر پہلے تخت نشین ہوا تھا اس نے پہلے ہجرت کی اجازت مانگی۔ لیکن بعد میں جب بڑے بڑے جاگیرداروں نے زمینداروں اور امیروں نے فرعون سے پوچھا کہ ہمارے ہل کون چلائے گا۔ مکان کون بنائے گا۔ اور بوجھ کون اٹھائے گا تو فرعون اپنے فیصلہ پر نام ہو گیا اور انہیں واپس لانے کے لیے تیز رفتار گھوڑا گاڑیوں اور ہزار ہا سواروں کے ساتھ ان کے تعاقب میں نکل پڑا۔ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ بھر تلزم کو عبور کر کے پار نکل گئے تھے۔ فرعون بھی ان کے پیچھے چل پڑا۔ ذرا کے گیا تو پانی کی موجوں

۱۔ تورات کی پوری کتاب ”گنتی“ کے مطابق ان کی صحیح تعداد چھ لاکھ تین ہزار پانچ سو پچاس تھی۔
(گنتی - ۱/۴)

۲۔ یہاں پر قصہ فرعون سے متعلق ایک دوسری روایت کا تذکرہ ہے جانہ ہو گا۔ اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت موسیٰ مصر کو چھوڑتے وقت کس راہ سے دادئی سینا میں داخل ہوئے تھے۔ (مدیر) نیپولین کے مشہور سوانح نگار ایبٹ اپنی معروف کتاب ”نیپولین کی زندگی“ میں لکھتا ہے: ”ایک دن نیپولین اپنے چند جانشینوں کے ہمراہ بحیرہ احمر کے اس مقام کی سیاحت کو نکلا جس کے متعلق یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ تین ہزار سال پیشتر وہاں سے آل اسرائیل گزرے تھے۔ اس وقت سمندر جزیر میں تھا اور اس کی تہ خشک ہو رہی تھی۔ نیپولین اور اس کے ساتھی ہموار ریت کے اوپر گھوڑے دوڑاتے ہوئے ایشیا کے ساحل تک جا پہنچے۔ وہاں چند دلچسپ (باقی اگلے صفحہ پر)

نے اسے دبوچ لیا۔ اس وقت غیب سے آواز آئی۔

فَالْبِیَوْمِ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِکَ لَتَسْکُنَ لِمَنْ خَلَقْتَ

آئیے - (یونس - ۹۲)

آج ہم تمہارے بدن کو بچا کر رکھیں گے۔ تاکہ تو بعد کی نسوں کے لیے ایک بہت ہی بہتے (بہت ہی) کئی کئی برسوں کے لیے اس کے باقیانہ فوجی اسے اٹھا کر لے گئے اور پوری روم سے دن کر دیا۔ آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے جب مصر میں کھدائیاں شروع ہوئیں اور تمام میاں یعنی سنہ ۱۸۲۰ء میں جمع ہوئے تھے تو ۱۸۲۰ء میں اس فرعون کی نعش بھی کھیں سے نکل آئی۔ باہرین نے اسے پہچان لیا اور میوزیم میں پہنچا دیا۔ آج جو شخص اس میوزیم میں داخل ہوتا ہے اس کی سب سے بڑی آرزوی ہوتی ہے کہ وہ اس نعش کو سب سے پہلے دیکھے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

چیزوں نے نیپولین کی پوری توجہ کو اپنی طرف مبذول کر لیا اور وہ ان کے متعلق باتیں کرتا رہتا رہتا کہ شام ہو گئی۔ جب اس نے واپسی کا عزم کیا تو شفق غائب ہو چکی تھی اور ہر طرف اندھیرا چھا چکا تھا۔ تاریکی کی وجہ سے پارٹی راستہ بھول گئی۔ وہ رنگ زاروں میں راستہ تلاش کر رہے تھے کہ بحیرہ احمر میں لہر اُٹھ آئی اور پانی تیزی سے ان کے گرد پھیلنے لگا۔ رات تاریک تر ہوتی جا رہی تھی اور لہر ہر لمحہ اونچی ہو رہی تھی۔ بڑھتے ہوئے پانی میں گھوڑے بہت مشکل سے چل رہے تھے۔ پانی ان کے رکابوں تک پہنچ چکا تھا۔ تباہی یقینی نظر آ رہی تھی۔ اس نازک صورت حال میں نیپولین اپنی مخصوص حاضر دماغی اور فیصلہ کی تیزی سے جو ہمیشہ اس کے کام آئی، اپنے آپ اور ساتھیوں کو بچا کر لے جانے میں کامیاب ہو گیا..... بڑھتے ہوئے سیل میں جب کہ پانی گھوڑوں کے سینوں تک پہنچ چکا تھا وہ بڑی دقت سے آدھی رات کو بانپتے کانپتے ساحل افریقہ پر لوٹے۔ اس ساحل پر جب لہر مند پر ہوتی ہے تو پانی ۲۲ فٹ تک چڑھ آتا ہے۔ نیپولین نے واپس پہنچ کر کہا "اگر میں آج فرعون کے حشر سے دو چار ہو جاتا تو ساری عیسائی دنیا کے پادریوں کے ہاتھ ایک شاندار موضوع آجاتا"

(۵) بائبل میں مذکور ہے کہ ایک فرعون نے اپنی بیٹی عذرا علیہ السلام کے بیٹے مرد کو دے

دی تھی۔ اس کا تعلق چھبیسویں یا ستائیسویں خاندان سے تھا۔

(۶) وہ فرعون جس نے اپنی سالی تہینیر (Tahpenes) آل ابراہیم کے ایک بادشاہ ہرد ایڈومی کو دی تھی۔

(۷) وہ فرعون جس نے اپنی ایک بیٹی حضرت سلیمان علیہ السلام کو دی تھی۔

(۸) نیکو - یہ وہ فرعون ہے جس کا نام بائبل (۲ سلاطین ۲۹-۳۳) میں آیا ہے۔

(۹) ہورفا فرعون نیکو سے صرف چھ برس بعد تخت نشین ہوا تھا۔ ان دونوں کا تعلق چھبیسویں خاندان سے تھا۔ یہ غالباً ۵۹۰ ق م میں تخت نشین ہوا تھا اور اسی سال شاہ یہودا زور کیا، کی مدد کے لیے

۱۰۔ عذرا علیہ السلام اور عزیز - غالباً ایک ہی شخصیت تھی - خدا با بل میں رہتا تھا اور کھینرو (۵۲۲ ق م) کی اجازت سے بنی اسرائیل کا ایک کاروبار میں لایا تھا کھینرو دتھے ایک وہ جو سائرس (۵۲۱ ق م) سے سات سال بعد تخت نشین ہوا تھا اور صرف ٹھہراؤ تک حکومت کر کے یہ غاصب تھا۔ اور شاہی نسل سے تعلق نہیں رکھتا تھا۔ دوسرا کھینرو شاہی نسل سے تھا خضر کا بیٹا اور در اسے۔ آدل کا پوتا اس کی حکومت ۱۰۰ ق م سے ۴۶۵ ق م سے ۲۶۵ ق م تک تھی۔ عذرا نے غالباً غاصب کھینرو سے اجازت لی ہوگی کیونکہ یہود کی دالسی کا سلسلہ سائرس کے زمانے سے شروع ہو گیا تھا اور دوسرے کھینرو تک ختم ہو چکا تھا۔ عذرا کی طرف سے کتاب میں منسوب ہیں مثلاً تواریخ، کتاب عذرا، غصیہ، آستر، حزقی ایل اور دانی ایل - (ڈاکٹری آف بائبل ۱۳ اور ۱۴)

۱۱۔ ایڈوم حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پہلے فرزند عیسو کا عرف تھا۔ یہ حضرت یعقوب کا جوڑا تھا اور چنڈنٹ پہلے پیدا ہوا تھا۔ ایڈوم کے معنی ہیں سرخ۔ چونکہ عیسو کا رنگ سرخ تھا اس لیے ایڈوم کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اس کی اولاد ایڈومی کہلاتی تھی جیسا کہ اس نام کے ایک حصے پر حکومت ملی تو ان کے بادشاہ ہرد کہلانے لگے۔

(ڈاکٹری آف بائبل ص ۱۵۸، ۲۲۱ اور ۵۲۲)

۱۲۔ ۱۔ سلاطین ۱۱

۱۳۔ حضرت سلیمان کی وفات (۱۰۰۰ ق م) کے بعد ان کی سلطنت اسرائیل کے بارہ قبائل میں بٹ گئی تھی جنہوں نے فلسطین، شمالی یہوداہ، قابض، ہرگئی اور شمالی پریمیر قبائل - یروشلم یہوداہ کے قبضے میں تھا۔ شمالی سلطنت اسرائیل (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)